گیا۔ دریا کا پانی پھر سے بہنے لگا۔ اب دھوبی وہاں پہلے سے بھی زیادہ حیران کھڑا بہتے ہوئے پانی کو دیکھ رہا ہے اور ہم بیٹھے کہانی پڑھ رہے ہیں۔ سچ ہے خدا بُرے کی رسّی دراز کرتا ہے کہ وہ خود بُرائی سے باز آ جائے۔ مگر جب وہ باز نہیں آتا تو اسے اس کا انجام بُھگتنا ہی پڑتا ہے۔

ایک تھی لالی اور ایک تھا کوّا

کسی گاؤں میں لالی اور کوّا رہتے تھے۔ دونوں بہت ہی گہرے دوست تھے۔ جس گاؤں میں وہ رہتے تھے وہاں خوراک کی تو کوئی کمی نہ تھی مگر پانی بہت ہی کم تھا۔ انہیں اپنی پیاس بُجھانے کے لیے دُور دُور تک سفر کرنا پڑتا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے وہ اکثر سوچتے رہتے۔ ایک دن لالی نے کوّے سے کہا،

"اپنے گاؤں میں تو پانی بہت مشکل سے ملتا ہے، آؤ ہم اپنا کنواں کھودیں۔"

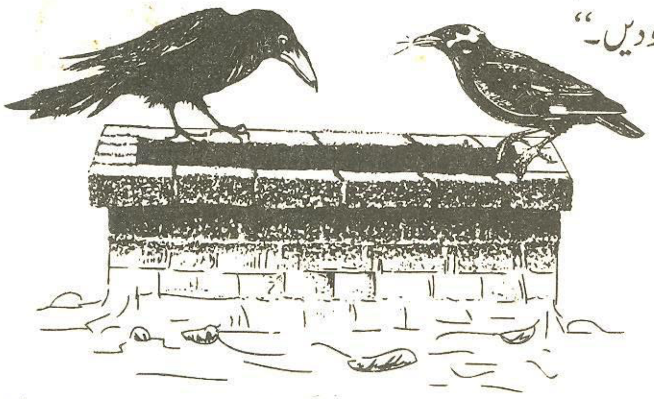

کوّے کو لالی کی یہ تجویز بہت پسند آئی اور انہوں نے اسی وقت کنواں کھودنا شروع کر دیا۔ کنواں کھودتے ہوئے انہیں ابھی تھوڑی ہی دیر گزری

تھی کہ کوّا بولا،

''کنواں کھودتے ہوئے میری تو چونچ ٹوٹ گئی ہے، تم کھدائی جاری رکھو میں ذرا بابے شیدے سے اپنی چونچ بنوالاؤں۔''

یہ کہہ کر کوّا وہاں سے اُڑ گیا مگر لالی نے کھدائی کا کام جاری رکھا۔ جب اس نے کنواں کھودلیا تو کوّا واپس آچکا تھا۔ کوّے نے بتایا کہ بابا شیدا ابھی مصروف ہے اس لیے میں تمہارے پاس واپس آگیا ہوں۔ بابا شیدا کچھ دیر میں یہاں آ کے میری چونچ ٹھیک کردے گا۔

کھدائی مکمل کرنے کے بعد لالی نے کہا، ''کوّے، میرے اچھے دوست! کنواں میں نے کھودلیا ہے، آؤ اب اس کی صفائی کریں۔''

کوّا بولا،

''جب بابا شیدا آئے گا، میری چونچ بنائے گا
تب لالی، تیرا دوست بھاگتا ہوا آئے گا''

لالی نے تنہا ہی کنوئیں کی صفائی کرنا شروع کردی۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہوگئی تو اس نے کوّے کو پکارا،

''کوّے، میرے اچھے دوست! کنوئیں سے پانی نکل آیا ہے، اس کی صفائی بھی میں نے کرلی ہے۔ آؤ اب گندم بیجیں!''

کوّے نے جواب دیا،

''جب بابا شیدا آئے گا، میری چونچ بنائے گا

تب لالی، تیرا دوست بھاگتا ہوا آئے گا''

لالی نے اکیلے ہی ہل چلایا، کھیتوں کو پانی دیا اور اس میں گندم کے بیج بوئے۔

جب گندم کے خوشے نکلنا شروع ہوگئے تو اس نے کوّے کو پکارا،

''کوّے، میرے اچھے دوست! گندم کے خوشے نکل آئے ہیں، کہیں دوسرے پرندے اسے خراب نہ کردیں! آؤ مل کر گندم کی رکھوالی کریں۔''

کوّے نے جواب دیا،

''جب بابا شیدا آئے گا، میری چونچ بنائے گا
تب لالی، تیرا دوست بھاگتا ہوا آئے گا''

لالی نے تنہا ہی کھیتوں کی رکھوالی بھی کرنی شروع کر دی۔ جب گندم کے خوشے پک گئے تو لالی نے کوّے کو پکارا،

''کوّے، میرے اچھے دوست! گندم کے خوشے پک گئے ہیں، آؤ اب گندم کاٹیں۔''

کوّے کا جواب تو وہی تھا،

''جب بابا شیدا آئے گا، میری چونچ بنائے گا
تب لالی، تیرا دوست بھاگتا ہوا آئے گا''

لالی نے اکیلے ہی گندم بھی کاٹ دی۔ جب کٹائی کا کام ختم ہو گیا تو اس نے پھر کوّے کو پکارا،

''کوّے میرے اچھے دوست! گندم میں نے کاٹ لی ہے، آؤ اب اس کی صفائی کریں۔''

مگر کوّے کے جواب میں کوئی فرق نہ آیا۔

جواب سن کر لالی نے اپنا پسینہ پونچھا اور تنہا ہی گندم کی صفائی بھی کرنے بیٹھ گئی۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہو گئی تو اس نے کوّے کے پاس جا کر کہا،

''کوّے، میرے اچھے دوست! گندم کی صفائی بھی میں نے کر دی ہے اور اسے گودام میں بھی رکھ دیا ہے۔ آؤ اب گندم بانٹ لیں۔''

جب کوّے نے یہ سنا تو اسی وقت بھاگتا ہوا گودام میں پہنچ گیا اور ایک پیالہ اٹھا کر گندم کی تقسیم شروع کر دی۔ اپنی طرف تو کوّے نے بھر بھر کر

پیالے انڈیلے مگر لالی کے حصّے میں اس نے آدھے آدھے پیالے بھر کر گندم ڈالی۔ جب لالی نے یہ دیکھا تو اسے بہت غصّہ آیا۔ اس نے کوّے کو کان سے پکڑ کر کوسنا شروع کر دیا، ''اے کاہل کوّے، خود تو تم سارا وقت اپنی چونچ ٹھیک کروانے کے بہانے کام چوری کرتے رہے جبکہ مجھے کام پر لگائے

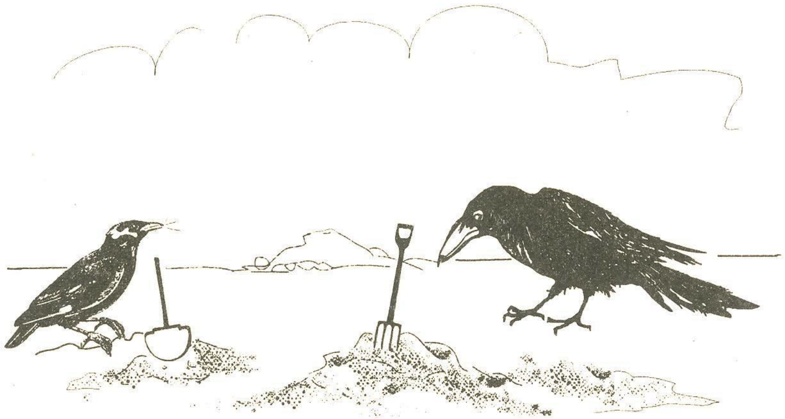

رکھا۔ کنواں میں نے کھودا، اس کی صفائی بھی کی۔ کھیتوں میں ہل بھی میں نے چلایا اور اس میں بوائی بھی کی۔ کھیتوں کی رکھوالی میں تنہا کرتی رہی، گندم کاٹی اور اسے صاف کر کے گودام میں بھی میں نے ہی رکھا۔ اب جو تم آ ہی گئے ہو تو اپنے حصّے میں بھر بھر کر پیالے ڈال رہے ہو اور مجھے صرف آدھے پر ہی ٹرخاتے جا رہے ہو۔ دُور ہو جاؤ میری نظروں سے آج کے بعد میں تیری شکل بھی نہیں دیکھوں گی۔ نہ تو تیرا اس پانی پر کوئی حق ہے نہ ہی اب اس گندم کا کوئی دانہ تجھے دوں گی!''

یہ سن کر کوا گھبرا گیا اور اس کی منتیں کرنے لگا۔ مگر لالی نے اس کی ایک نہ سنی۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے،

''اب پچھتائے کیا ہوت

جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''

اپنا دیس، اپنا ہی ہوتا ہے

بہت پُرانی بات ہے کہ ایک دفعہ کوّوں کے دیس میں قحط پڑ گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ روزانہ دو چار کوّے بھوک اور پیاس کی وجہ سے مرنے لگے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ اپنا وطن چھوڑ کر کسی اور دیس میں ڈیرے ڈالے جائیں۔

کوّا ''کاں کاں'' بہادری اور عقلمندی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس لیے بڑے بوڑھے کوّوں نے فیصلہ کیا کہ ''کاں کاں'' کسی ایسے ملک کی تلاش کو جائے جہاں پر خوراک اور پانی کی فراوانی ہو۔

''کاں کاں'' اُڑتا اُڑتا آخر کار ایک ایسے ملک میں جا پہنچا جو سر سبز و شاداب اور انتہائی خوبصورت تھا۔